خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 24۔دسمبر1996ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81نمبر294 | منگل12شعبان۔1417ھ 24فتح1375ھش 24دسمبر1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبعی حالتوں و جذبات کو موقعہ و محل پر استعمال کرنا اخلاق ہے

جس قدر انسان کے دل میں قوتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ادب' حیا' دیانت' مروت' غیرت' استقامت' عفت' زہادت' اعتدال' مواسات یعنی ہمدردی ایسا ہی شجاعت' سخاوت' عفو' صبر' احسان' صدق وفا وغیرہ جب یہ طبعی حالتیں عقل اور تدبر کے مشورہ سے اپنے اپنے محل اور موقعہ پر ظاہر کی جائیں گی تو سب کا نام اخلاق ہو گا۔ اور یہ تمام اخلاق در حقیقت انسان کی طبعی حالتیں اور طبعی جذبات ہیں اور صرف اس وقت اخلاق کے نام سے موسوم ہوتے ہیں کہ جب محل اور موقعہ کے لحاظ سے بالارادہ ان کو استعمال کیا جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جسمانی علوم پر نازاں ہونا حماقت ہے چاہئے کہ تمہاری طاقت روح کی طاقت ہو۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑھایا اور ان سے مدد دی بلکہ یہ کہ (-) اپنی روح سے مدد دی۔ (——)

جسمانی علوم کے ہتھیار کمزور ہیں۔ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ مخالف کے پاس ان سے بھی زیادہ تیز ہتھیار ہوں۔ پس ہتھیار وہ چاہئے جس کا مقابلہ دشمن نہ کر سکے۔ وہ ہتھیار سچی تبدیلی اور دل کا تقدس و تطہر ہے۔ جیسے نزول الماء ہو۔ دوسروں کے نزول الماء کو کیا تندرست کرے گا۔ صاحب باطن کی بات اگر اس وقت بظاہر رد بھی کر دی جائے تو بھی وہ خالی نہیں جاتی بلکہ انسانی زندگی پر ایک خفیہ اثر کرتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 628)

درخواست دعا

○ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ والدہ مکرم حنیف محمود صاحب مربی ضلع لاہور ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال کے حصہ AVH کے CCU میں داخل ہیں شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-12-18 کو رفیق احمد صاحب طارق آف ناروے کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام شارون بن طارق تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم حکیم محمد صدیق صاحب (طب جدید) کا پوتا اور مکرم راجہ محمد یوسف صاحب آف کینیڈا کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطاء فرمائے۔ خادم دین اور خادم انسانیت بنائے۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شادی کی بابرکت تقریب

یہ خبر احباب جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی خوشی و مسرت کا باعث ہوگی کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے پڑپوتے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب و محترمہ صاحبزادی امتہ الرقیب بیگم صاحبہ (جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی پوتی ہیں) کے صاحبزادے مکرم مرزا بشیر الدین فخر احمد صاحب کی تقریب شادی مورخہ 20 دسمبر1996ء کو بہمراہ عزیزہ مکرمہ عائشہ نصرت جہاں صاحبہ بنت محترم سید محمود احمد ناصر صاحب و صاحبزادی امتہ المتین بیگم صاحبہ منعقد ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کی سرکردگی میں بارات محترم سید محمود احمد ناصر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچی۔ اس موقع پر تلاوت کلام الٰہی محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔ بعدہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک دعائیہ نظم کے چند منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے گئے۔ آخر پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی جس میں خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد اور دور و نزدیک سے آئے ہوئے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

اگلے روز مورخہ 21 دسمبر1996ء کو دفاتر تحریک جدید کے لان میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ اس تقریب میں بھی خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے افراد اور اہل ربوہ کی کثیر تعداد نے شمولیت فرمائی۔

قبل ازیں عزیز مکرم مرزا بشیر الدین فخر احمد صاحب کا نکاح مورخہ 27۔اپریل 1996ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن میں پڑھا تھا۔ جو MTA کے لائیو گلوبل پروگرام پر نشر ہونے والا پہلا مبارک نکاح تھا۔

مکرم صاحبزادہ فخر احمد صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے پڑپوتے اور پڑنواسے ہیں اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب و محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحب و حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے پوتے ہیں۔

عزیزہ محترمہ عائشہ نصرت جہاں صاحبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (ام متین) صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کی نواسی اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی پوتی ہیں۔

ادارہ الفضل خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جملہ افراد کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی اپنے فضل سے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاکیزہ دعائیہ اشعار پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری
اپنی پنہ میں رکھیو سن کر یہ میری زاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

24- فتح 1375 ھش 24 - دسمبر 1996ء

ایمان کی حقیقت

ایمان کے متعلق بعض باتوں کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ ایمان نام ہے اس بات کا کہ سچی باتوں کو سچ مانا جائے اور اس صورت میں مانا جائے کہ ظاہراطور پر ان کی کوئی دلیل بھی سامنے نہ آئی ہو۔ یا ظاہراطور پر ان کی ذات آنکھوں کے سامنے نہ ہو۔ جن باتوں کو ہم دیکھتے ہیں اور جن باتوں کو ہم اپنے سامنے پاتے ہیں ان کا اقرار کرنا ایمان نہیں کہلاتا۔ لیکن جن باتوں کو ہم اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ تو نہیں سکتے۔ لیکن محسوس یہ کرتے ہیں کہ وہ موجود ہیں۔ ان کا اقرار کرنا ایمان میں داخل ہے۔ مثلاً ہم خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری جسمانی آنکھوں سے تو نظر نہیں آتا۔ ہم فرشتوں پر ایمان لاتے ہیں اور فرشتے بھی ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں ان کتابوں کا بھیجا جانا بھی ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی باتیں ہیں جن پر ہم ایمان لاتے ہیں ان باتوں کو سچائی پر ہم ایمان لاتے ہیں ان باتوں کو سچائی سمجھ کر ان کا اقرار کرتے ہیں اور اسی کا نام ایمان رکھتے ہیں۔ ایمان کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس میں دنیا کی کوئی ملونی نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ ہم اپنی دنیوی اغراض پوری کرنے کے لئے کسی بات کا اقرار کر رہے ہوں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ دنیوی اغراض بھی پوری ہوتی چلی جاتی ہیں۔ لیکن ایمان کے ساتھ ان کو مشروط کر دینا ایمان کو نہ صرف مشکوک کر دیتا ہے بلکہ اسے معدوم بھی کر دیتا ہے۔ ایمان کے ساتھ دنیا کی ملونی ہو تو وہ دنیوی اغراض تو کہی جاسکتی ہیں مگر ان کا نام ایمان نہیں رکھا جاسکتا۔

پس ایمان محض سچائی کو سچائی جان کر ماننا چاہئے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ ایمان لانے کے بعد ہمیں اس پر کوئی شک وشبہ نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ کبھی تو ہم سمجھیں کہ ہم نے ٹھیک کیا ہے اور کبھی ہم سمجھیں کہ غالباً ہم سے یہ بات ٹھیک نہیں ہوئی۔ ایمان لانے کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یا کبھی کوئی بات مان لی اور کبھی کوئی بات نہ مانی۔ یا کسی جگہ پر وہ بات مان لی اور کسی اور جگہ پر گئے تو وہ بات نہ مانی۔ کبھی ایمان والوں کے ساتھ ہوئے اور کبھی مخالفین کی ہاں میں ہاں ملا دی۔ اس کا نام نفاق ہے اور یہ بھی ایمان کے ساتھ شامل نہیں کیا جاسکتا۔ یا ایسا ایمان جس میں یہ باتیں موجود ہوں ایمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ ایمان تو انسان کو سچی باتوں کی طرف لے جاتا ہے۔ اور سچی باتوں کے متعلق شک وشبہ ہو تو اپنا دل ڈگمگانے لگتا ہے۔ دل ڈگمگائے تو ایمان کیسے مستحکم ہو سکتا ہے پس ایمان اور نفاق کو اکٹھا نہیں کر سکتے جہاں ایمان ہے وہاں نفاق نہیں ہے۔ جہاں نفاق ہے وہاں ایمان نہیں ہے۔ اسی طرح صاحب ایمان بزدل نہیں ہوتا۔ ایمان تو سچی بات کے اقرار اور اس پر یقین رکھنے کا نام ہے پھر بزدلی کیسی اگر انسان دوسروں سے ڈر کر سچائی کو سچائی نہ مانے۔ سچائی کا انکار کر دے تو اسے بزدلی کہا جائے گا اور یہ بزدلی اس کے دل سے ایمان کو معدوم کر دے گی۔ یہ اور بات ہے کہ ہر سچی بات کا ہر جگہ پر اظہار ضروری نہیں۔ یہ نہیں کہ انسان بازاروں میں ہو یہ نعرہ لگاتا پھرے کہ میں یہ مانتا ہوں اس نعرے کی ضرورت نہیں ہے ہاں جہاں پر اس سچائی کے اظہار کی ضرورت ہے وہاں اظہار سے کنّی نہ کترائے۔ اس کا ضرور اظہار کرے۔ کیونکہ بات کرنے کے ساتھ حکمت کا بھی تو بہت بڑا تعلق ہے۔ حکمت اس بات کا نام ہے کہ جو بات ہمیں جہاں کرنی چاہئے وہیں کی جائے یہ نہیں کہ جہاں بات نہیں کرنی چاہئے وہاں بھی بات کر دی جائے اور کہا جائے کہ ہم کوئی بزدل تو نہیں ہیں۔

پس یہ بات بھی سمجھ لینے والی ہے کہ انسان بزدل نہ ہو۔ ایمان اور بزدلی دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ایمان انسان کو بہادر بنا دیتا ہے۔ وہ اس بات کی قوت اور طاقت عطاء کرتا ہے کہ حکمت کے ساتھ جہاں کوئی بات کہنی ہے وہ کہہ دی جائے۔ لیکن جہاں وہ بات نہیں کہنی اس کا نہ کہنا بزدلی میں شامل نہیں ہو سکتا۔

پھر ان تمام باتوں کے بعد ایک اور بات جو نہایت ضروری ہے اور جو ایمان کی حقیقی علامت ہے اور ایمان کے استحکام میں سب سے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے وہ ہے اطاعت۔ ایمان لانے کے بعد انسان کی زندگی بدل جاتی ہے لیکن حقیقی طور پر زندگی اسی صورت میں بدل سکتی ہے کہ وہ ایمان سے تعلق رکھنے والی باتوں سے گریز نہ کرے۔ ان باتوں کو عملی جامہ پہنائے۔ اور اطاعت یہی ہے کہ جو کچھ اسے کرنا ہے وہ ضرور کرے اور جو کچھ اسے نہیں کرنا چاہئے اس کی طرف قدم نہ بڑھائے خدا تعالیٰ کے احکام کی پوری طرح تعمیل کرے جو کچھ خدا نے کہا ہے کہ اس کی زندگی کے لئے مفید ہے وہ اسے ضرور اپنائے اور جو کچھ اس کی زندگی کے لئے مفید نہیں ہے اسے ترک کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام ہماری زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ہیں ان پر عمل کرنا اپنے ہی فائدے کی بات ہے اور اگر کسی وجہ سے ان پر عمل نہ کیا جائے تو یہ بات نہ صرف فائدے سے محروم ہونے والی ہے بلکہ ایمان کے درجے کو بھی بہت نیچے لے جاتی ہے۔ ایمان کو کمزور بنا دیتی ہے۔ اور کمزور ایمان ہر وقت خطرے کا باعث ہو سکتا ہے۔ وہ اب بھی گرا اور اب بھی گرا۔ اس میں استحکام نہیں ہوتا۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ایمان لانے کے بعد اطاعت اختیار کی جائے اور اطاعت بھی ایسی ہو کہ جسے کامل اطاعت کہا جاسکے کیونکہ اطاعت اپنی مرضی سے کسی بات کے کر لینے کا نام نہیں ہے یہ نہیں کہ جب چاہا کچھ کر لیا اور جب چاہا اسے چھوڑ دیا۔ حقیقی اطاعت اس بات کا نام ہے کہ جو کچھ اسے کہا جاتا ہے یعنی جو بات خدا تعالیٰ کے احکام میں شامل ہے وہ اس پر پوری طرح قدم مارے اس راستے سے ہٹے نہیں۔ اسے اختیار کیے رکھے اور صرف ایسا کرنے ہی سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ اطاعت گزار ہے۔ اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام اسے نہ فائدہ پہنچاتے ہیں نہ نقصان بلکہ انسان ہی کی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ہیں تو وہ یقیناً ان پر عمل پیرا ہو گا۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ ہیں اور انہیں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا قدم صدق کا قدم ہے اور ایمان ہم سے چاہتا ہی یہ ہے کہ ہمارا قدم صدق کا قدم ہو۔ ہم سچائی پر قدم ماریں۔ ہم خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کر کے اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بناتے چلے جائیں۔

پس ایمان کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں ہونی چاہئے ایمان نفاق اور بزدلی اکٹھے نہیں ہو سکتے ایمان نفاق اور بزدلی سے پاک ہونا چاہئے اور صاحب ایمان کو خدا تعالیٰ کا حقیقی طور پر اطاعت گزار ہونا چاہیے خدا تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے حقیقی اطاعت گزار بنیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبداللہ کا کشمیر

فیروز سنز لمیٹڈ نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام "دی کشمیر آف شیخ محمد عبداللہ" ہے۔ یہ کتاب سی۔ بلقیس تاثیر نے لکھی ہے۔ (جو مشہور ادیب ایم ڈی تاثیر کی اہلیہ اور فیض احمد فیض کی اہلیہ ایلس فیض کی ہمشیرہ اور سلمان تاثیر کی والدہ ہیں) ہمیں اس بات سے خوشی ہوئی ہے کہ مصنفہ نے تمام واقعات کسی کے متعلق کسی قسم کے تعصب کے بغیر تحریر کئے ہیں۔ اور یہ بات اس زمانہ میں بلکہ کہنا چاہئے کہ کسی بھی زمانہ میں کسی مصنف کے لئے ایک اعزاز رہی ہے۔

انہوں نے احمدیہ جماعت کے سربراہ اعلیٰ اور ان کے ساتھیوں نے اس سلسلے میں جو کردار ادا کیا اس کا کافی ذکر کیا ہے۔ ہم ان کی کتاب میں سے چند اقتباس درج کرتے ہیں۔

ہم فیروز سنز کے بھی مشکور ہیں کہ انہوں نے یہ پیرے ہمیں درج کرنے کی اجازت دی ہے۔

جولائی 1931ء کے فسادات کے بعد علامہ اقبال کی درخواست پر مرزا بشیرالدین محمود احمد نے 1931ء سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے کام کو منظم کرنے کا کام شروع کیا۔ علامہ اقبال اچھی طرح جانتے تھے کہ مرزا بشیرالدین محمود احمد اور ان کی جماعت سے منظم والینٹیر اور کافی فنڈز مل سکیں گے۔ گڑھی حبیب اللہ کے ریسٹ ہاؤس میں مرزا بشیرالدین اور شیخ عبداللہ کے درمیان ایک میٹنگ کا انتظام کیا گیا۔ اس میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ شیخ عبداللہ اس تحریک کے لیڈر اور چوہدری غلام عباس اس کے سیکرٹری ہوں گے۔ کشمیر کاز کے لئے ہندوستان بھر سے فنڈز جمع کئے گئے۔

25۔ جولائی 1931ء کو علامہ اقبال نے ایک اجلاس بلایا جس میں مرزا بشیرالدین محمود احمد نے صدارت کی اس اجلاس میں ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی، ہندوستان بھر کے چنیدہ لوگوں پر مشتمل تھی۔ مولوی عبدالرحیم نے وادی کشمیر کی نمائندگی کی۔ اور اللہ رکھا ساغر نے جموں کی نمائندگی کی۔

پھر 1932ء میں پہلے پنجاب سے اور پھر تمام ہندوستان سے احرار جو کہ کانگریس کے حامی تھے کشمیر میں گرفتاریاں دینے کے لئے آ گئے۔ ان کا نعرہ تھا کشمیر چلو۔ یہ حقیقت کہ وہ مہاراجہ کے خلاف ہرگز نہیں تھے اس بات سے ثابت ہے کہ احرار کے لیڈروں کو سری نگر میں حکومت کے مہمانوں کی طرح رکھا گیا۔ یہ بات میاں امیرالدین جو کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے صدر رہتے تھے اور سب سے پہلی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممبر تھے نے بتائی۔ اس کے علاوہ سید محسن شاہ اور علامہ اقبال اور خود احرار کے بہت سارے ممبرز اور احمدیہ جماعت کے ممبرز نے بھی یہ بات بتائی۔ 1932ء میں احرار نے عطاءاللہ شاہ بخاری جو کہ خود امرتسر کے ایک کشمیری خاندان سے تعلق رکھتے تھے، کی رہنمائی میں "کشمیر چلو" کی تحریک چلائی۔ انہوں نے اس تحریک کے لئے ہندوستان بھر سے بہت زیادہ رقوم جمع کیں۔ لیکن میاں امیرالدین جنہوں نے ان رقوم کے جمع کرنے میں بہت مدد کی تھی نے بتایا کہ احرار نے یہ رقم شیخ عبداللہ کو دینے سے انکار کر دیا۔ ایسا انہوں نے کشمیر تحریک میں احمدیوں کے شامل ہونے کی بناء پر کیا۔ اور اعلان کیا کہ وہ خود ہی ان رقوم کو کشمیر کے اندر کشمیریوں کی مدد کے لئے خرچ کریں گے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا اور یہ تمام رقوم ضائع ہو گئیں۔

اس حقیقت کی وجہ سے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے پہلے صدر اور دیگر دوسرے کئی ممبر جن میں سر ظفراللہ خان بھی شامل تھے احمدی تھے میاں امیرالدین نے مجھے لاہور میں جنوری 1984ء میں ایک انٹرویو میں بتائی کہ انہوں نے سری نگر کے سعدالدین شال کو کہا کہ وہ شیخ عبداللہ کو ستمبر 1932ء کو پہلے سے مقررہ کردہ ملاقات کے مقام پر لائیں جو کہ دریائے جہلم کے کنارے ایک ریسٹورنٹ تھا۔ جہاں شیخ محمد صادق آف امرتسر بھی موجود تھے۔ یہاں شیخ عبداللہ کو کہا گیا کہ وہ اخبارات کے لئے ایک بیان جاری کریں جس میں کہا گیا ہو کہ میں جماعت احمدیہ قادیان یا لاہور گروپ کا ممبر نہیں ہوں۔ اور یہ بیان لاہور کے تمام اخباروں میں شائع کیا گیا۔ میاں امیرالدین نے یہ بھی بتایا کہ سری نگر میں جہاں سب سے پہلے میر واعظ محمد یوسف شاہ نے سب سے پہلے شیخ عبداللہ پر یہ الزام لگایا تھا۔ شیخ عبداللہ سے کہا گیا کہ وہ ایک جلسہ عام میں یہ بیان دیں۔ ان دنوں شیخ عبداللہ چھوٹی چھوٹی داڑھی بھی رکھا کرتے تھے اس بات نے اس افواہ کو تسلیم کرنے کے لئے کافی جواز پیدا کر دیا۔ لیکن درحقیقت وہ حنفی سنی تھے۔

اس وقت یہ بھی کہا گیا کہ چونکہ احرار کانگریس کے حامی تھے اس لئے کانگریس ہی احرار اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے درمیان چپقلش کی ذمہ دار تھی۔

1931ء میں ہزاروں کشمیریوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا یا گرفتار کر لیا گیا۔ اس وقت یہ فیصلہ کیا گیا کہ ایک آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم کی جائے۔ سر محمد اقبال نے مرزا بشیرالدین محمود احمد جو کہ احمدیہ تحریک کے سربراہ اعلیٰ تھے سے درخواست کی کہ وہ اس تحریک کے صدر بن جائیں۔ وہ یہ جانتے تھے کہ ان کی جماعت بہت اچھی کارکردگی کی حامل تھی اور اس کے علاوہ وہ فنڈز بھی اکٹھے کر سکتے تھے۔ اور کشمیری مسلمانوں کے مفاد کے لئے کافی تعداد میں والینٹیرز بھی مہیا کر سکتے تھے۔

اس کمیٹی کو کشمیر میں کام کرنے کے لئے جو فرائض دئے گئے وہ یہ تھے۔

1۔ تحریک کے لئے مالی امداد مہیا کرنا۔
2۔ جیل جانے والے لیڈروں۔ شہیدوں اور ان لوگوں کو جو لاٹھی چارج یا گولی سے زخمی ہو چکے ہیں ان کے لواحقین کو مالی امداد مہیا کرنا۔
3۔ زخمیوں کے علاج کے لئے انتظامات کرنا۔
4۔ پولیٹیکل کارکنوں کے قانونی دفاع کے لئے قانونی مدد مہیا کرنا۔
5۔ مڈلٹن اور گلینسی کمیشنوں کے سامنے پیش کئے جانے والے کیسز کے لئے قانونی امداد مہیا کرنا۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی اپیل پر 14۔ اگست کو کشمیر ڈے کے طور پر منایا گیا۔ اور ہزاروں جلوس اور جلسے تمام برصغیر میں منعقد کئے گئے۔

شیخ محمد احمد مظہر ایڈووکیٹ جو کہ 1947ء سے پہلے کپورتھلہ میں پریکٹس کرتے تھے۔ اور اس کے بعد لائل پور میں پریکٹس کرتے ہیں۔ وہ ان وکیلوں میں سے ایک تھے جنہیں آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے دس دس کی ٹیموں میں جموں اور کشمیر میں کام کرنے کے لئے بھیجا۔ ان کی ڈیوٹی یہ تھی کہ جولائی 1931ء کی بغاوت فسادات اور شوٹنگ کے بعد سینکڑوں لوگوں کے خلاف جو قتل، آتش زنی، اور فسادات کے مقدمات حکومت کی طرف سے بنائے گئے تھے ان میں ان کی مدد کی جائے۔

شیخ محمد احمد مظہر نے بتایا کہ انہیں کپورتھلہ میں اکتوبر 1931ء کو مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی طرف سے ایک تار ملی جس میں لکھا تھا کہ سری نگر جا کر شیخ عبداللہ کے ساتھ کام کرنے کے لئے فوراً لاہور پہنچ جاؤ۔

سری نگر پہنچنے پر میں نے دیکھا کہ وہاں کے طریق کار میں کافی مشکلات تھیں۔ جن کی وجہ سے مجھے دوبارہ لاہور جانا پڑا تاکہ ان کے متعلق ہدایات حاصل کی جا سکیں۔

اپریل 1932ء میں میں پانچ ماہ کے قیام کے لئے واپس سری نگر پہنچ گیا۔ میں نے 60 مقدمات کی چھوٹی عدالتوں، اپیل کی عدالتوں اور ہائی کورٹ تک پیروی کی۔ مجھے تفویض کردہ افراد کی تعداد ایک سو تھی۔

1931ء میں شہروں اور دیہاتوں میں سو سے زیادہ مسلمانوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ اس پر انگریزی گورنمنٹ نے چارج سنبھال لیا اور تین یا چار انگریز افسر اس وقت معاملات کو چلا رہے تھے۔ اس وقت گلینسی انکوائری کمیشن بھی کام کر رہا تھا۔ جس کی مدد کشمیر کمیٹی کر رہی تھی۔

گلینسی کمیشن کو 12۔ نومبر 1931ء کو قائم کیا گیا تھا۔ اس کمیشن کا کام یہ تھا کہ وہ ریاست میں لوگوں کے مختلف طبقات اور خاص طور پر مسلمانوں کی مزعومہ شکایات کے متعلق انکوائری کرے۔ اس کمیشن کے صدر گورنمنٹ آف انڈیا کے خارجہ اور پولیٹیکل محکموں سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی خدمات کشمیر گورنمنٹ کو مہاراجہ کی درخواست پر مہیا کی گئی تھیں۔ اس انگریز کے ساتھ مہاراجہ کے دوستانہ تعلقات تھے کیونکہ انہوں نے پہلے ہی ریاست کی کیبنٹ میں وزیر خزانہ کے طور پر کام کیا تھا۔ چار غیر سرکاری ممبر بھی نامزد کئے گئے تاکہ وہ ان کی مدد کر سکیں۔ ان میں سے دو مسلمان تھے اور دو ہندو تھے۔

کشمیر ویلی سے خواجہ سے غلام احمد آشی اور پنڈت پریم ناتھ بزاز اور جموں کے علاقہ سے چوہدری غلام عباس خان اور مسٹر لوک ناتھ شرما۔

اکتوبر 1931ء میں چوہدری غلام عباس کی طرف یہ بات منسوب کی گئی کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ہمارا مقدمہ سمندر پار تک پہنچا دیا ہے۔ حکومت ہند یقیناً ہمیں بچانے کے لئے پہنچے گی۔

گلینسی کمیشن نے ڈاکٹر اقبال کی مدد سے اپنی رپورٹ بنائی۔ جس میں کہا گیا کہ کشمیر بھر میں مذہبی آزادی ملنی چاہئے۔ اور مذہبی مقامات سے ریاست کا کنٹرول ختم کیا جانا چاہئے اور ان مذہبی مقامات کو لوگوں کو دے دیا جانا چاہئے تعلیم عام ہونی چاہئے۔ اور مزید پرائمری سکول کھولے جانے چاہئیں۔ مسلم اساتذہ متعین کئے جائیں۔ مسلمانوں کے لئے تعلیمی اداروں کے انتظامات کے لئے ایک خاص دفتر قائم کیا جائے۔ تمام ملازمتوں کی تشہیر کی جائے اور مذہبی آبادی کے تناسب کے مطابق یہ ملازمتیں دی جائیں۔

گلینسی کمیشن رپورٹ اس سیاسی بیداری کی بازگشت تھی جو کشمیر میں 1924ء میں ہڑتالوں اور جلوسوں سے شروع ہوئی جب لوگوں نے اصلاحات کا مطالبہ شروع کیا۔ خواجہ سعدالدین شال نے اپنے کئی ساتھیوں کی مدد سے ایک میمورینڈم وائسرائے لارڈ ارون کو پیش کرنے کے لئے لکھا جو کہ وائسرائے کی اکتوبر 1924ء میں آمد پر انہیں پیش کیا جانا تھا۔ اگرچہ اس میمورینڈم میں پیش کئے جانے والے مطالبات تو بہت سے تھے لیکن ان میں سے کچھ کو گلینسی کمیشن رپورٹ میں تسلیم کر لیا گیا تھا۔ اس میمورینڈم پر دستخط کرنے والے یہ لوگ تھے۔ خواجہ سعدالدین شال خواجہ حسن شاہ نقش بندی۔ میر واعظ کشمیر۔ مولوی احمد اللہ۔ میر واعظ ہمدانی۔ آغا سید حسین شاہ جلالی۔ مفتی شریف الدین۔ اور خواجہ حسن شاہ ماہاندی۔ اس میمورینڈم کے پیش کئے جانے کی وجہ سے خواجہ سعدالدین شال کو دو سال کے لئے ریاست بدر کر دیا گیا۔ ان کی جاگیر ضبط کر لی گئی۔ اسی طرح خواجہ حسن شاہ نقش بندی اور دوسرے دستخط کرنے والے بھی یا تو ان کی پوزیشنوں سے محروم کر دئے گئے یا ان کو تنبیہ جاری کی گئی۔

شیخ محمد احمد مظہر نے اپنے بیان کو جاری کرتے ہوئے کہا

ہماری تنظیم نے تمام ہندوستان سے فنڈز جمع کئے تاکہ اس سے کشمیری مسلمانوں کی مدد کی جائے۔ لیکن درحقیقت یہ فنڈز تمام دنیا کے احمدیوں سے جمع کئے گئے تھے۔ ہر احمدی نے ایک روپیہ پر ایک پیسہ کے حساب سے اپنی آمد پر چندہ دیا۔ اور یہ تمام فنڈز قادیان کو بھجوائے جاتے جو کہ اس وقت جماعت احمدیہ کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ اور جس جگہ سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا کام منظم کیا جاتا تھا۔ 1947ء تک یہ کمیٹی جموں اور

ایک اچھی بات

یہ بالکل غلط ہے کہ خداتعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر کے مسلمانوں کو رقوم مہیا کرتی رہی۔ ہماری کمیٹی نے کشمیری مسلمانوں کے مطالبات اور انتہائی ضروری اصلاحات کو بروئے کار لانے کے لئے برٹش اخبارات میں کشمیر کے متعلق خبریں چھپوانے کا اہتمام بھی کیا۔

"ہم تمام وکیلوں نے 1931ء سے لے کر 1933ء تک والینٹیئرز کے طور پر کام کیا۔ اور کچھ وکیلوں نے اس سے بھی زیادہ دیر تک کام کیا۔ مثال کے طور پر چوہدری محمد اسد اللہ خان ایک ایسے وکیل تھے جنہوں نے 1931ء سے لے کر 1936ء تک کام کیا۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے بھی بعض مقدمات سے اپنے آپ کو منسلک رکھا۔ ہم ایک وقت میں دس دس والینٹیئرز کے گروپ میں کام کرتے تھے یہ سب جموں سری نگر اور پونچھ کی عدالتوں میں کام کرتے تھے۔ اس وقت تک زیادہ تر مقدمات کی پیروی چھوٹی عدالتوں میں پنڈت وکیل کیا کرتے تھے۔ اب ہر ہفتے ہمیں ہائی کورٹ کو رپورٹ کرنی ہوتی تھی کہ ہم نے ان مقدمات کو لے لیا ہے اور ان کی پیروی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میں جیل جا کر معلوم کرتا تھا کہ ایسے کون کون سے قیدی تھے جنہوں نے ابھی تک اپیل نہیں کی ہے۔ کئی سو لوگ جیل میں تھے۔ لوگوں کو ان کی ہر قسم کی آزادی سے محروم کر دیا گیا تھا۔ اس لئے وہ اپنے حقوق کے متعلق نعرے لگاتے تھے اور اس پر پولیس ان پر لاٹھی چارج کرتی تھی۔ پھر مزید لاٹھی چارج ہوتا اور فائرنگ کی جاتی۔ اور بے شمار لوگ اس فائرنگ میں زخمی ہو جاتے۔

چیف جسٹس سر برجر دلال تھے جو کہ الہ آباد کورٹ سے ریٹائر ہوئے تھے۔ اور وہ ہندوستان کے بہترین ججوں میں شمار ہوتے تھے۔ انہیں جوڈیشل منسٹر اور چیف جسٹس بھی بنا دیا گیا۔ وہ ایک انتہائی انصاف پسند انسان تھے۔

شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ جو کہ بعد میں لاہور ہائی کورٹ کے جج بھی مقرر کئے گئے۔ میرے جانے سے پہلے سری نگر میں مقدمات کی پیروی کر رہے تھے۔ انہوں نے وہاں بہت لمبا عرصہ کام کیا۔ پھر سری نگر کی حکومت نے ان کو سیاست میں حصہ لینے کے جرم میں ریاست سے چلے جانے کو کہا حالانکہ یہ بات بالکل غلط تھی۔ شکایت یہ تھی تمام ملزموں کو ان کی مرضی کے وکیل نہیں دئے جا رہے تھے۔ اس پر ایک تار بھیجا گیا کہ شیخ بشیر احمد چیف جسٹس کے سامنے احتجاج کریں۔ لندن میں ہمارے نمائندہ کو بھی یہ تار بھیجی گئی۔ (سر محمد ظفر اللہ خان جو اس وقت احمدیہ جماعت لندن کے امیر تھے اور 1920ء سے وہ امیر چلے آ رہے تھے۔ اور وہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے بھی ممبر تھے) کہ کشمیر کی حکومت اتنی سخت گیر ہے کہ وہ وکیلوں کو بھی ریاست بدر کر رہی ہے۔ اور اس سلسلے میں ہاؤس آف کامنز میں سوال پوچھا جانا چاہئے۔ سر ظفر اللہ خان نے برٹش گورنمنٹ کے سیکرٹری آف سٹیٹ برائے ہند سے بات کی۔ ہمارے احتجاج کے بعد اس قانون کو بدل دیا گیا۔ لیکن گورنر نے اپنے حکم کو تبدیل کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر چیف جسٹس نے ایک نیا حکم جاری کیا کہ بشیر احمد کے مقدمات گورنر کے اختیار سے ماوراء بنے جائیں۔ تاکہ یہ مقدمات وہ خود سن سکیں۔ سر محمد ظفر اللہ خان اس وقت راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے سلسلے میں لندن میں تھے۔ انہوں نے سیکرٹری آف سٹیٹ برائے ہند سے ملاقات کی اور کشمیر کی صورت حال کے متعلق ان سے بات چیت کی۔ اس پر کشمیریوں کے بنیادی انسانی حقوق کی بازیابی کے لئے برٹش پارلیمنٹ میں آواز اٹھائی گئی۔

کشمیر کمیٹی کے والینٹیئرز نے کشمیریوں کے لئے جوش و خروش لگن جذبے اور ذمہ داری کے احساس سے کام کیا۔ جب میں واپس گھر آیا تو اس وقت کشمیر ویلی میں کوئی مقدمہ باقی نہ رہا تھا۔ وہاں کے تمام مقدمات مکمل ہو چکے تھے۔ میں نے وہاں چھ سات مہینے تک کام کیا۔ کچھ مقدمات اپیل کے لئے تھے اور باقی انتظامیہ نے واپس لے لئے تھے۔

مسٹر ای۔ جے۔ ڈی کولون جنہیں ابھی ابھی ہری کشن کول کی جگہ وزیر اعظم مقرر کیا گیا تھا نے شیخ عبداللہ سے کہا کہ تحریک کو ختم کر دیا جائے۔ میں نے شیخ عبداللہ کو کہا کہ کل میرے پاس آنا میں تمہاری طرف سے ایک میمورینڈم تیار کروں گا۔ آپ اسے مسٹر کولون کو پیش کریں۔ وہ کچھ اس طرح ہو گا۔

"آپ نے مجھے تحریک ختم کرنے کو کہا ہے۔ اس میمورینڈم میں کہا گیا ہے کہ لوگوں نے اپنے کچھ حقوق کا مطالبہ کیا لیکن حکومت نے ان پر گولی چلائی اور ان پر تشدد کیا۔ پس میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں۔ جب ان لوگوں کو عدالت میں پیش کیا جاتا ہے تو تمام ریاست میں مظاہرے ہوتے ہیں۔ اس لئے اب اس تحریک کو ختم کرنا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ لوگوں کو عدالتوں سے انصاف نہیں مل رہا ہے۔ کچھ مقدمات کو غلط طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ کچھ مقدمات بالکل جھوٹے ہیں جو صرف انتقامی طور پر بنائے گئے ہیں۔

ہمیں واضح ہدایات دی گئی تھیں کہ ہم اپنے مقدمات کو کس طرح نبٹائیں۔ سب سے اہم ہدایت یہ تھی کہ ہم کسی سے بھی کسی قسم کی رقم یا تحفہ قبول نہ کریں۔ ہم سب کو بے لوث خدمات سرانجام دینی تھیں۔

ایک اور مفید کام بھی کشمیر کمیٹی نے کیا اور وہ یہ تھا کہ اس کے نمائندہ سید زین العابدین نے مسٹر کولون اور مسٹر لوتھر سے بہت سے کشمیری لیڈروں مثلاً سید میرک شاہ۔ میاں احمد یار خان ایڈووکیٹ۔ اور مفتی ضیاء الدین کی ریاست بدری یا ان پر بعض پابندیوں کے سلسلے میں ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں کے نتیجہ میں اس قسم کے احکام ختم کر دئے گئے۔

جب میں آخر میں سری نگر سے واپس ہوا تو شیخ عبداللہ نے پچیس ہزار لوگوں کے ساتھ مجھے الوداع کہنے کے لئے ایک الوداعی جلسہ منعقد کیا۔ شیخ عبداللہ نے لوگوں کو بتایا کہ باوجود اس کے کہ اس شخص کے اپنے تین بیٹے شدید بیمار تھے انہوں نے واپس گھر جانے کی بجائے یہاں اپنی ذمہ داری ادا کرنے کو ترجیح دی۔ وہ یہاں ہم کشمیریوں کے لئے اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے ٹھہرے رہے۔

جولائی 1931ء کی بغاوت میں متاثر ہونے والے کشمیریوں کی امداد اور بحالی کا کام جو کہ 1931-33 کے دوران کیا گیا کے انچارج شیخ عبداللہ تھے۔ اس لئے ان کی مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ساتھ خاصی خط و کتابت رہی۔ خاص طور پر ان فنڈز کے اخراجات کی تفصیل کے بارے میں جو کہ ان کو دئے جاتے تھے۔ لیکن ان کی دو ملاقاتوں کے بعد جن میں پہلی انہوں نے میاں امیر الدین سے کی اور دوسری سری نگر میں عام جلسہ میں ہوئی جو کہ ان کے مذہب کے بارے میں الزامات کے بارے میں تھی انہوں نے 22-10-32 کو مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اردو میں ایک خط لکھا:۔

مجھ سے اپنے مذہب کے بارے میں استفسار کیا گیا ہے۔ لیکن میرا خدا جانتا ہے کہ میں کیا ہوں اور کون ہوں میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے مذہب کے متعلق اور کشمیریوں کو ڈوگرہ راج سے آزادی دلانے کے میرے مشن کے متعلق خوب اچھی طرح جانتا ہے۔

شیخ عبداللہ۔ بخشی غلام محمد اور عبدالمجید قرشی جموں والے ان تینوں نے کئی دفعہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا شکریہ اس مدد کے لئے ادا کیا جو انہوں نے کشمیریوں کے لئے کی تھی۔ اور امید ظاہر کی کہ وہ یہ مالی امداد اس موجودہ نازک دور کے گزر جانے کے بعد بھی جاری رکھیں گے۔ اور شیخ محمد احمد مظہر کے کہنے کے مطابق یہ امداد جاری رہی۔

قرارداد تعزیت بروفات

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ۔

از جماعت احمدیہ برطانیہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ ' قابل صد احترام ' پاکستان کے واحد نوبل انعام یافتہ اور ممتاز سائنس دان مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی وفات حسرت آیات پر نہایت گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مورخہ اکیس نومبر 96ء کو بوقت تین بج کر بیس منٹ پر وفات پا گئے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب 29۔ جنوری 1926ء کو جھنگ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد بزرگوار کا نام چوہدری محمد حسین صاحب تھا جو جھنگ کے رہنے والے تھے۔ چوہدری صاحب جھنگ کی مشہور شخصیت تھے اور ان کو جماعت احمدیہ سے بہت ہی گہرا لگاؤ تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے دار الفضل قادیان میں ہی رہائش اختیار کر لی اور جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب نے پرائمری سے انٹرمیڈیٹ تک جھنگ میں ہی تعلیم حاصل کی پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے بی ایس سی کیا۔ پھر پنجاب یونیورسٹی سے ایم ایس سی کرنے کے بعد برطانیہ تشریف لے آئے جہاں انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کیا۔ 1979ء میں انہیں تھیوری آف یونیفیکیشن پر نوبل انعام دیا گیا۔ 1989ء میں انہیں ملکہ برطانیہ نے آنریری نائٹ آف برٹش امپائر بنایا۔ ڈاکٹر صاحب کو دنیا بھر کی مختلف یونیورسٹیوں سے سائنس میں چالیس اعزازی ڈاکٹریٹس دی گئیں وہ 1957ء میں امپیریل کالج لندن کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ 1959ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کو ستارہ پاکستان اور پرائڈ آف پرفارمنس دئے گئے۔ 1961ء سے 1974ء تک صدر پاکستان کے سائنس مشیر اور چار سال تک اٹامک انرجی کمشن پاکستان سے منسلک رہے۔ 1964ء میں ٹریسٹ ' اٹلی میں تھیوریٹیکل فزکس انٹرنیشنل سنٹر قائم ہوا تو ڈاکٹر صاحب اس کے ڈائریکٹر ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب کے بارہ میں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہو گا کہ انہوں نے 42 سال برطانیہ میں رہنے کے باوجود برطانیہ کی شہریت حاصل نہ کی۔ پاکستانی شہریت کو انہوں نے برقرار رکھا اور یہ وصیت کر رکھی تھی کہ انہیں پاکستان میں دفن کیا جائے۔ پنڈت جواہر لال نہرو جو وزیر اعظم بھارت تھے نے انہیں بھارتی شہریت کی پیشکش کی جو ڈاکٹر صاحب نے ٹھکرا دی وہ پاکستانی ہونے پر فخر کرتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب 1991ء میں پارکنسن کے مرض کا شکار ہو گئے۔ گزشتہ تین سال کے عرصہ میں بات چیت یا حرکت کرنے کے قابل نہ رہے۔ ان کی پہلی اہلیہ لندن میں مقیم ہیں جن سے ان کے چار بچے ' تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے جبکہ انگریز بیوی سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ ان کی وفات کے اگلے روز مورخہ 22-11-96 کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جمعہ کے بعد بیت الفضل لندن میں ان کا جنازہ پڑھایا اور از راہ شفقت بعد میں کندھا بھی دیا۔ حضرت صاحب نے خطبہ میں ڈاکٹر صاحب کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر صاحب کو جو امامت احمدیت سے محبت اور لگاؤ تھا اس کا بھی تفصیلی ذکر فرمایا۔ حضرت صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی پیدائش کے بارہ میں یہ واقعہ بتایا کہ ڈاکٹر صاحب کے والد صاحب نے کشفی نظارہ دیکھا کہ ان کو کسی نے ایک لڑکا دیا جس پر ڈاکٹر صاحب کے والد چوہدری محمد حسین صاحب نے لڑکے کا نام دریافت کیا جس پر لڑکے کا نام عبدالسلام بتایا گیا۔ ازیں بعد جب چوہدری صاحب کے ہاں لڑکے کی پیدائش ہوئی تو انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں مذکورہ کشفی نظارہ لکھ کر نومولود کا نام تجویز کرنے کی درخواست کی۔ جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے نومولود کے نام کی خبر دی ہے تو ہم اس نام کو بدلنے والے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

پروفیسر عزیز احمد طاہر ایم- اے ٹوبہ ٹیک سنگھ

مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب

ستمبر 1964ء میں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں خاکسار جب ٹوبہ ٹیک سنگھ آیا تو مقامی بیت میں سب سے پہلے جس شخص سے ملاقات ہوئی وہ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب تھے- آپ نے بڑی گرم جوشی سے مجھے خوش آمدید کہا اور پوچھا کہ رہائش وغیرہ کے مسئلہ میں کوئی دقت تو میں ان کے نوٹس میں لاؤں- وہ اس سلسلے میں میری پوری مدد کریں گے- عموماً چھوٹے شہروں اور قصبات میں کرایہ پر مکان کے حصول میں مشکلات پیش آتی ہیں کیونکہ ایسے شہروں میں لوگ عموماً کرایہ پر دینے کے لئے مکان کم تعمیر کرتے ہیں- آپ نے بتایا کہ وہ یونین کونسل میں بطور سیکرٹری ملازمت کر رہے ہیں- آپ بہت فعال اور سرگرم کارکن تھے اور جماعتی فرائض بہت احسن طریقے سے انجام دے رہے تھے- آپ مقامی جماعت کے صدر تھے اور تمام عبادات میں امامت کے فرائض انجام دیتے-

اس زمانے میں مقامی مخالفت کے باعث بیت کی تعمیر کا مسئلہ کھٹائی میں پڑا ہوا تھا- چار دیواری موجود تھی لیکن کوئی کمرہ یا ہال نہ ہونے کے سبب عبادت کھلے صحن میں کی جاتی تھی شدید سردی اور شدید دھوپ میں سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا کیونکہ ایک چھوٹا سا کچا کمرہ تمام عبادت کرنے والوں کے لئے انتہائی ناکافی تھا- چنانچہ آپ کی شدید خواہش تھی کہ عبادت کے لئے کم از کم ایک بڑا پختہ کمرہ ضرور ہونا چاہئے- چنانچہ آپ نے چند دوستوں کے مشورہ سے ہال نما کمرہ کی تعمیر کا فیصلہ کر لیا اور نامساعد حالات کے باوجود ایک بڑا سا کمرہ تعمیر کر لیا-

ہال کے دائیں جانب کچھ جگہ خالی تھی جہاں ایک دو کمرے تعمیر کئے جا سکتے تھے چنانچہ مربی ہاؤس کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا- مربی ہاؤس کی تعمیر کا کام میرے سپرد کر کے آپ وسائل جمع کرنے میں مصروف ہو گئے- اگرچہ ابتدائی طور پر نقد رقم ہمارے پاس بہت کم تھی- کچھ وعدہ جات تھے لیکن وعدہ جات ملا کر بھی اتنی رقم نہ تھی کہ مربی ہاؤس کی تعمیر مکمل ہو جاتی آپ کے ساتھ ساتھ میری بھی یہ خواہش تھی کہ زیادہ سے زیادہ تعمیر ہو تاکہ مربی کی رہائش کے سلسلہ میں تمام بنیادی ضروریات پوری ہو سکیں- ان دنوں آپ نے یونین کونسل کی ملازمت چھوڑ کر سیمنٹ کی ایجنسی حاصل کر لی تھی- آپ اپنی دوکان پر آنے والے ہر احمدی مخیر دوست کو مربی ہاؤس کی تعمیر میں حصہ لینے کی تحریک کرتے اور جو رقم موصول ہوتی وہ شام کو میرے گھر آ کر میرے سپرد کر دیتے- چونکہ کچھ نہ کچھ رقم مسلسل آ رہی تھی اس لئے بعض اوقات رقم ختم ہونے کے باوجود خاکسار اپنی واقفیت کی بناء پر اینٹ سریا' یا لکڑی وغیرہ ادھار حاصل کر لیتا- اور سیمنٹ کے حصول میں تو کوئی دقت نہ تھی- اس طرح مربی ہاؤس کی تعمیر کا کام مکمل ہوا مربی ہاؤس دو کمروں' برآمدہ باتھ اور ایک زائد کمرے پر مشتمل تھا- اس میں بجلی' پانی اور سوئی گیس کی فراہمی کا بندوبست کیا گیا- مربی ہاؤس کی تعمیر کے نتیجہ میں مرکز سے ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گردونواح کے دیہات میں احمدی احباب کی تربیت کے لئے مربی کی تعیناتی عمل میں آئی-

مربی ہاؤس کی تعمیر کے بعد آپ نے قبرستان کے لئے جگہ کے حصول کے لئے کوشش کا آغاز کیا اور جلد ہی مقامی انتظامیہ سے قبرستان کے لئے جگہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے- قبرستان کے لئے جگہ کے حصول کے بعد چاردیواری کی تعمیر بے حد ضروری تھی چنانچہ اس مقصد کے لئے امیر صاحب ضلع کی وساطت سے مرکز سے کچھ رقم بطور امداد حاصل کی اور کچھ رقم مقامی احباب نے فراہم کی-

خاکسار نے ایک لمبا عرصہ آپ کے ساتھ بطور سیکرٹری مال کام کیا- میرے کام سے بہت خوش تھے کھاتہ اور روزنامچہ پر میری تحریر کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور اس بات پر بھی بڑی خوشی کا اظہار کرتے کہ میں بروقت چندہ مرکز ارسال کر دیتا ہوں- میری مدد کے لئے ایک رسید بک اپنے پاس دوکان پر رکھتے اور اگر کوئی شخص چندہ ادا کرنا چاہتا تو دوکان پر ہی چندہ وصول کر کے رسید اسے دے دیتے- واپسی پر یا جب کبھی میں ان کی دوکان پر جاتا تو رقم ادا کر کے رسید بک پر ہی وصولی کی رسید حاصل کرتے- اور اس سلسلہ میں انہیں مجھ پر بہت اعتماد تھا- مقامی ضروریات کے لئے چندہ کی ادائیگی کے وقت ضرور تحریک کرتے اس طرح مقامی ضروریات پوری کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ رقم مقامی فنڈ میں جمع رہتی-

آپ کو جماعتی لائبریری کے قیام کا بہت شوق تھا- اکثر اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے کہ متعدد قیمتی کتب ضائع ہو گئی ہیں- لائبریری کا چارج مجھے سنبھالنے کی تحریک کرتے ان کی خواہش تھی کہ تمام ضروری کتب خرید کر ان کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے اور کتب جاری کرتے وقت کتب وصول کرنے والے شخص کا نام اور تاریخ کا باقاعدہ اندراج کیا جائے- میرے لائبریری کا چارج سنبھالنے پر آپ نے بے حد خوشی کا اظہار کیا کہ اب کتب محفوظ رہیں گی- اس کے ساتھ ہی انہوں نے مجھے اس بات کی اجازت دے رکھی تھی کہ میں جب بھی ربوہ جاؤں تو وسائل کے مطابق کچھ کتب لائبریری کے لئے ضرور خرید لوں- چنانچہ جلد ہی ہمارے پاس ضروری کتب کی معقول تعداد جمع ہو گئی-

آپ نہایت خوش اخلاق اور بااصول انسان تھے- ہر ایک کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آتے- دعا پر بے حد بھروسہ کرتے عبادت کے وقت بھی سب کے لئے ضرور دعا کرتے اور دوسروں کو بھی دعا کرنے کی تحریک کرتے- جمعہ کے روز آپ کی تقریر بے حد موثر اور دلکش ہوتی تھی- بولتے بولتے جب بھی حضرت صاحب کا نام زبان پر آتا تو رقت طاری ہو جاتی- تمام آئمہ کے ساتھ آپ کو بے حد عقیدت تھی- حضرت صاحب کا منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے بلند آواز میں پڑھتے- جب کبھی مجھے ان کے گھر جانے کا اتفاق ہوتا تو یا تو کیسٹ سے حضرت صاحب کی کوئی نظم سن رہے ہوتے یا خوش الحانی سے خود کوئی نظم پڑھ رہے ہوتے یا ان کے زیر مطالعہ حضرت بانی سلسلہ کی کوئی کتاب ہوتی-

انتہائی مہمان نواز تھے جو کوئی بھی ان کے گھر یا دوکان پر جاتا چائے وغیرہ پلائے بغیر اٹھنے نہ دیتے- سب سے بڑی بے تکلف گفتگو کرتے آپ جب بھی کسی دوست کو کسی مشکل میں دیکھتے تو اس مشکل کو دور کرنے کے لئے اسی وقت تیار ہو کر نکل پڑتے اور ہمیشہ کامران و کامیاب لوٹتے- دوستوں کے کام آکر بے حد خوشی محسوس کرتے- وہ ایک متوکل انسان تھے اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی نصیحت کرتے- مطالعہ بہت وسیع تھا- سینکڑوں اشعار یاد ہوتے جن کو وہ موقع و محل کے مطابق پڑھتے کسی بھی مخالف کو قوی دلائل سے خاموش کرا دیتے- جماعتی نظم و ضبط سے پوری طرح واقف تھے اور جماعت کے تمام ممبران کو اس نظم و ضبط کی پابندی کی تلقین کرتے- عبادت کے وقت تمام احباب اور بچوں کو توجہ اور خاموشی سے عبادت کرنے کی اکثر تلقین کرتے-

راہ خدا میں اپنے دو بیٹوں کے ہمراہ گرفتار ہو کر اسیران راہ مولیٰ میں شامل ہوئے- آپ کے دو بیٹوں کو ہتھکڑیاں لگائی گئیں لیکن جب تھانیدار نے آپ کو ہتھکڑی نہ لگائی تو اسے کہا کہ مجھے بھی میرے بیٹوں کے ساتھ ہتھکڑی پہناؤ- ہمارے لئے تو یہ سونے کے کنگن ہیں-

صدقہ' خیرات بڑی فراخدلی سے کرتے- زمینوں اور باغات سے جب بھی کوئی فصل یا پھل آتے تو غریبوں کی گندم یا دوسری اجناس سے مدد کرتے- نقد رقم بھی بھجواتے اور اسی طرح باغات سے حاصل ہونے والے پھل دوستوں اور ہمسایوں وغیرہ میں ضرور تقسیم کرتے- اسی طرح اپنے وفات شدہ دوستوں کے بیوی بچوں کے گھر بھی تحفے تحائف وغیرہ ضرور بھجواتے-

آپ کم و بیش تیس سال جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے صدر رہے اور تادم مرگ اس عہدے پر فائز تھے- ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے واقفین نو کے بھی سیکرٹری تھے اور جماعتی امور نہایت شوق' لگن اور دلچسپی لے کر انجام دیتے- آپ تقریباً دو ماہ کی علالت کے بعد 6 جولائی 1995ء کو وفات پا گئے- بے شک ہم سب کو اسی کی طرف لوٹ جانا ہے- آپ کی وفات سے مقامی جماعت میں ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے- اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ چوہدری صاحب کو جنت کے اعلیٰ درجات میں جگہ عطا فرمائے- آمین

بقیہ صفحہ 4

کون ہیں- لڑکے کا نام عبدالسلام ہی ہو گا-

ہم ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی وفات پر جملہ لواحقین کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے- نیز انہیں ڈاکٹر صاحب کی خوبیوں کو زندہ رکھنے والا بنائے تاکہ وہ خوبیاں اور نیکیاں ڈاکٹر صاحب کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں- آمین-

ولی احمد شاہ

امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

تعارف

النحل

مجلس انصار اللہ امریکہ کا سہ ماہی جریدہ النحل کی ساتویں جلد کا چوتھا شمارہ پیش نظر ہے- سال رواں کی نسبت سے اس شمارے کو جلسہ مذاہب عالم سے منسلک کیا گیا ہے- ٹائیٹل کے بائیں طرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شبیہہ مبارک ہے جن کے مذکورہ جلسہ پر لیکچر کے متعلق "مضمون بالا رہا" کی سرخی لگائی گئی ہے اور دائیں طرف حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی شبیہہ مبارک ہے جنہوں نے اس موقع پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مضمون مبارک اپنی گرج دار آواز میں پڑھ کر سنایا تھا-

جریدے کا آغاز محترم ایم- ایم- احمد صاحب امیر جماعت امریکہ کے پیش لفظ سے کیا گیا ہے- اس پیش لفظ میں آپ نے مضمون کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور بیان کیا ہے کہ ہم عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے افضال اور اس کی برکتوں کو یاد کرتے ہوئے اس مضمون کی صد سالہ جوبلی مناتے ہیں-

اداریئے میں بھی اس مضمون کے بالا رہنے کا ذکر ہے-

اس کے بعد ریویو آف ریلیجنز قادیان ستمبر 1911ء سے اس مضمون پر ریویو کا ایک حصہ شائع کیا گیا ہے-

اس جریدہ میں اردو میں شائع شدہ اصل اشتہار بھی شامل اشاعت ہے- حضرت امام جماعت الاول کی ایک تقریر آپ کی شبیہہ مبارک کے ساتھ شائع کی گئی ہے- یہ تقریر اس وقت کی گئی تھی جب جلسہ مذاہب عالم کے دسمبر 27 کے سیشن میں آپ نے صدارت فرمائی تھی- اسی طرح مکرم بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی نے جو رپورٹ شائع کی تھی اس کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے- یہ دونوں ترجمے مکرم ڈاکٹر رشید ایس اعظم سٹیلے نارتھ کیرولینا نے کئے ہیں-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لیکچر کا مضمون وار خلاصہ بھی دیا گیا ہے اور اس لیکچر کے متعلق جو کچھ مختلف اخبارات نے شائع کیا وہ بھی ان کی رائے کے اظہار کے لئے قارئین کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے-

حسب معمول جریدے کا متن اور ٹائیٹل دیدہ زیب ہیں- اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں تمام ان احباب کو اپنی برکتوں سے نوازے جنہوں نے اس جریدے کی اشاعت کا انتظام کیا-

(ن - س)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

یاسر عرفات اور یاہو کی مذاکرات پر آمادگی

اسرائیل کی حکومت نے گزشتہ کئی ماہ سے عربوں کے ساتھ محاذ آرائی کی جو پالیسی اختیار کر رکھی تھی اس نے مشرق وسطیٰ میں امن کے امکانات کو تاریک کر دیا تھا اور خطرہ پیدا ہو چلا تھا کہ کہیں مشرق وسطیٰ ایک بار پھر جنگ کے تاریک بادلوں کی لپیٹ میں نہ آجائے۔

لیکن ایک خوشی کی خبر یہ ملی ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر بن یامین تین یاہو جن کا تعلق اسرائیل کی انتہا پسند سیاسی جماعت لیکوڈ پارٹی سے ہے، فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات کے ساتھ مذاکرات پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ یاد رہے کہ مسٹر عرفات اس سے قبل کئی بار یہ کوشش کر چکے ہیں کہ مسٹر یاہو ان کے ساتھ مذاکرات پر راضی ہو جائیں تاکہ مشرق وسطیٰ میں امن کا عمل جو تعطل کا شکار ہو چکا ہے پھر سے شروع کیا جا سکے۔

مسٹر یاسر عرفات نے اسرائیلی وزیر اعظم کے ساتھ ٹیلی فون پر بات چیت کرنے کے بعد بتایا ہے کہ مقبوضہ علاقوں میں یہودی آباد کاروں کو امداد فراہم کرنے کے اسرائیلی منصوبے پر بڑھتی ہوئی کشیدگی کے باوجود اسرائیلی وزیر اعظم ان کے ساتھ قیام امن کے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔

خبر رساں ایجنسیوں نے بتایا ہے کہ مسٹر یاسر عرفات نے اسرائیلی وزیر اعظم کے ساتھ اپنی ٹیلی فون پر ہونے والی گفتگو کے دوران مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی پر تاخیر اور دوسرے مسائل پر گفتگو کی۔ مسٹر یاسر عرفات نے رملہ میں فلسطینی سپاہیوں کے ہاتھوں ایک یہودی کی ہلاکت پر معذرت کی اور اسرائیلی وزیر اعظم کو بتایا کہ دمشق میں پاپولر فرنٹ گروپ اس واقعے کا ذمہ دار ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسرائیل کے خلاف مسلح تحریک شروع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

اسرائیل کے وزیر اعظم نے بھی اس گفتگو کے دوران گزشتہ ہفتہ کے واقعہ میں ایک فلسطینی کسان کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار کیا۔

وائس آف امریکہ کے مطابق امریکہ کے کئی سابق وزرائے خارجہ سمیت امریکہ کے سابق عہدیداروں کے ایک گروپ نے اسرائیل پر زور دیا ہے کہ وہ مغربی کنارے پر یہودی آباد کاروں کی بستیوں میں توسیع کے منصوبے کو بند کر دے۔ ان سابق عہدیداروں نے اسرائیلی وزیر اعظم تین یاہو کے نام ایک خط پر دستخط کئے ہیں۔ اس خط میں امریکی صدر مسٹر بل کلنٹن کی انتظامیہ سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ اسرائیلی لیڈر کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں کہ وہ یہودی آباد کاروں کو امداد فراہم کرنے کے بارے میں اپنا فیصلہ منسوخ کر دیں۔

حال میں اسرائیل اور فلسطین کے درمیان کشیدگی کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے اس میں زیادہ حصہ اسی مسئلے کا ہے۔ امن معاہدے کے تحت مقبوضہ عرب علاقوں میں سے اسرائیل کے آباد کاروں کو ہٹانا مقصود تھا لیکن ان لوگوں کو مقبوضہ علاقوں سے ہٹانے کی بجائے اسرائیل کے وزیر اعظم نے ان آباد کاروں کی تعداد میں اضافے اور مزید بستیاں بسانے کا اعلان کر دیا تھا۔

اگرچہ مذاکرات شروع کرنے کا اعلان ہو گیا ہے۔ اور یہ اعلان اپنی جگہ پر ایک خوشی کی خبر ہے لیکن جب تک اس بات چیت سے کچھ حاصل ہو جانے اور اس پر عمل درآمد کا مرحلہ طے نہیں ہو جاتا اس وقت تک یہ خوشی ادھوری ہی رہے گی۔

OOO

ڈارون کا غلط نظریہ

انسان کے ارتقاء Evolution کے متعلق ایک نئی تحقیق کے مطابق ابتدائی دور میں انسان اپنے آباء و اجداد کے ہمراہ موجود تھا۔ اور آہستہ آہستہ ارتقاء کے مراحل طے کرتا ہوا آج کے ترقی یافتہ انسان کی شکل میں منتقل ہوا۔

برطانیہ کے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق اس تحقیق سے انسانی وجود کے زمین پر اترنے کے اس نظریہ کو تقویت ملی ہے جس کے مطابق انسان اپنی موجودہ شکل میں شروع ہی سے کرہ ارض پر موجود تھا۔ اور ڈارون کا نظریہ ارتقاء کمزور پڑ گیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق 30 ہزار سال پہلے انسان سانپ اور دوسرے جانوروں کا شکار کر کے اپنی خوراک کا سامان کرتا تھا۔ اور اپنے جسم کو ڈھانپنے کے لئے جانوروں کی کھال استعمال کرتا تھا۔ اس دور کے انسان کو "نینڈر تھل مین" کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس سے پہلے کے انسان کو جاوا سین بھی کہا گیا ہے۔ جس کی شکل اور بناوٹ بندر سے ملتی جلتی تھی۔ اگرچہ وہ بندر سے الگ ایک نسل تھا۔

OOO

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

O 1۔ براہ کرم چندہ وقف جدید (دفتر اطفال) کی بھرپور وصولی کا اہتمام فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ ننھے مجاہدین بنائیں۔

2۔ دسمبر میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "حضرت سعد بن ابی وقاص" مقرر ہے۔ تمام اطفال سے اس کا مطالعہ کروانے کی درخواست ہے۔

3۔ 20۔ دسمبر 96ء کو بھرپور رنگ میں مثالی وقار عمل منائیں۔

4۔ 3 تا 9 جنوری ہفتہ مال، اشاعت اور وقف نو منائیں۔

5۔ جن اضلاع میں ابھی تک مربیان اطفال کا تقرر نہیں ہوا۔ وہاں جلد مقرر فرمائیں۔

(مہتمم اطفال)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 24- دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔
2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-23 (دوبارہ)۔
4-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
7-00 (صبح) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ باسکٹ بال۔ ربوہ بمقابلہ شیخوپورہ (دوبارہ)۔
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
9-30 متفرق پروگرام۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-23 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ تقریر۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
6-00 فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن 89-8-25۔
7-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-24۔
8-00 طبی معاملات۔
9-00 لقاء مع العرب۔ (نیا)۔
10-00 نارویجین پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

بدھ 25- دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
2-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-24 (دوبارہ)۔
4-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
4-30 حکایات شیریں۔ (نیا)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 (صبح) طبی معاملات مختلف شعبوں سے متعلق صحت کے لئے خطرات
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں (دوبارہ)۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع 96-12-24 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
12-00 (دوپہر) روسی پروگرام۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 عربی زبان سیکھئے۔
6-00 افریقن پروگرام۔
7-00 (رات) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-25۔
8-00 درثمین حصہ 22
8-30 کینیڈین ڈیسک ٹیک ٹاک
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
10-00 فرنچ پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

وقف جدید کی اہمیت

O حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے ایک خطبہ میں وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا۔ کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوتا ہے۔

O اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جن احباب کے مالی حالات دوران سال بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک کریں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب 13- دسمبر 96ء کو نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ میں بعمر تقریباً 85 سال وفات پاگئے ہیں۔ اگلے روز بعد ظہر بیت المہدی گول بازار میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ موصوف کو قادیان اور ربوہ میں خاندان حضرت بانی سلسلہ کے گھروں میں بطور قلعی گر کی حیثیت سے گرانقدر خدمات ادا کرنے کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ظفر اقبال صاحب بابت ترکہ مکرم محمد اسماعیل صاحب)

مکرم ظفر اقبال صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب ساکن کوارٹر نمبر 4/580 ریلوے کالونی شالیمار روڈ نزد شیڈ موڑ۔ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد .قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر 13/15 برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دارالنصر میں سے ان کا حصہ 5 مرلے میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم ظفر اقبال صاحب (بیٹا)
2- محترمہ مسرت بی بی صاحب (بیٹی)
3- محترمہ بشارت بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

بابت سوانح حضرت میاں محمد صدیق صاحب بانی

○ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضرت میاں محمد صدیق صاحب بانی کی سوانح دوبارہ اضافہ جات کے ساتھ شائع کرنے کا کام شروع ہے احباب کے حقائق پر مبنی تاثرات بھجوانے کی درخواست ہے۔ ملک صلاح الدین معرفت نظارت خدمت درویشان ربوہ

اعلان تعطیل

○ مورخہ 25 دسمبر 1996ء بروز بدھ دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینجر)

کلاس معلمین وقف جدید کا انٹرویو

○ ایسے نوجوان جنہوں نے کلاس معلمین وقف جدید کے لئے درخواستیں دی تھیں۔ ان کا انٹرویو 6 جنوری 97ء بروز سوموار بوقت نو بجے صبح دفتر وقف جدید ربوہ میں ہوگا۔

معلمین کلاس کے لئے 31 دسمبر 96ء تک درخواستیں دی جاسکتی ہیں۔

نوٹ اصل سندات اور شناختی کارڈ اور اپنا قلم ہمراہ لائیں آمد و رفت کا خرچ خود برداشت کرنا ہوگا۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گرانقدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گرانقدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جاسکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔

مضمون "شیخ عبداللہ کا کشمیر" ماہنامہ تحریک جدید دسمبر 1987 جنوری 1988ء سے لیا گیا
(ادارہ)

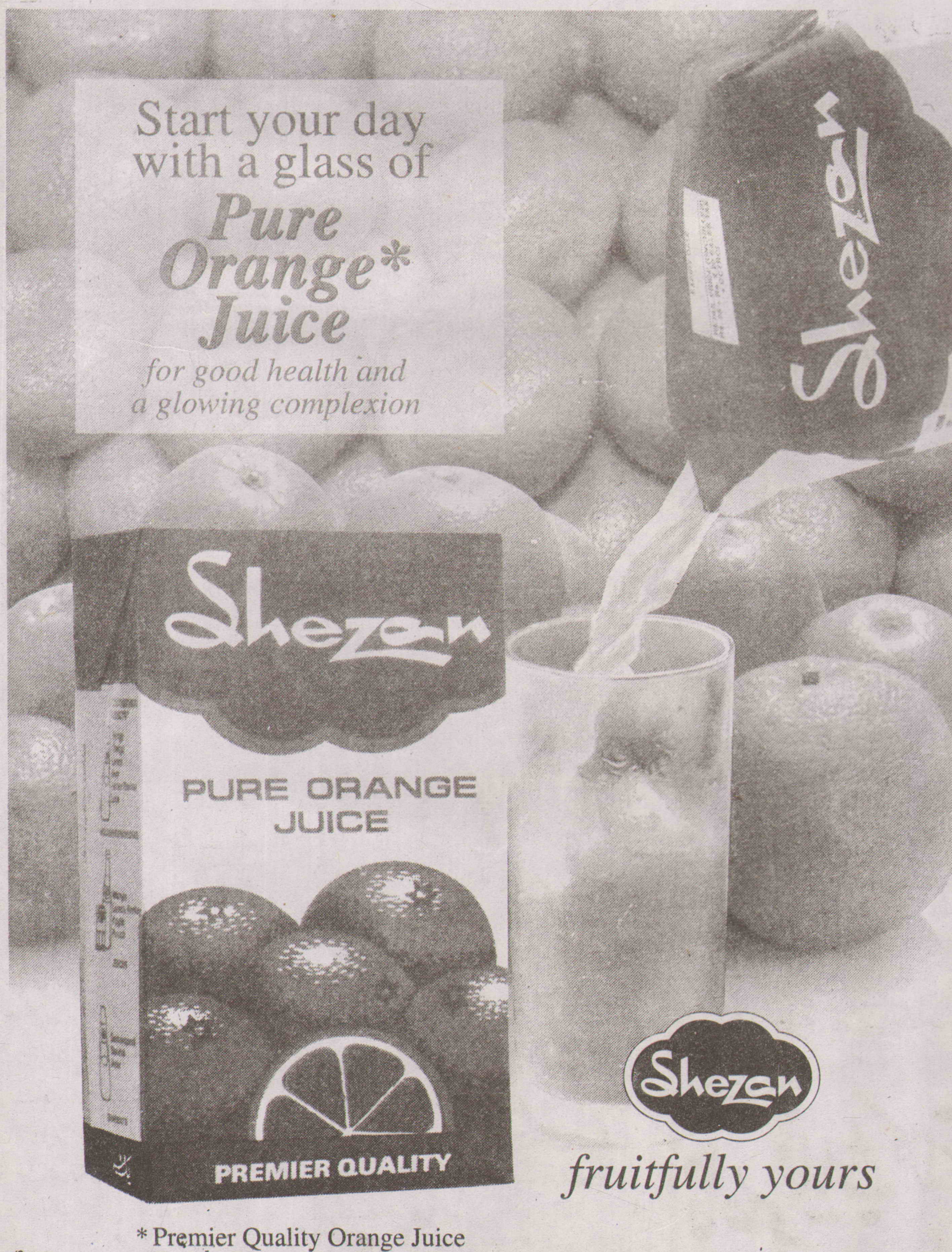

* Premier Quality Orange Juice obtained from Kinnu & Malta
adcom 319/96
The Largest Food Processors in Pakistan, **Shezan International Limited**, Lahore, Karachi, Hattar.

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی شہید بھٹو گروپ کے درمیان سندھ میں انتخابی تعاون کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ غنویٰ بھٹو نے ماڈل ٹاؤن میں نواز شریف سے ملاقات کی۔ اس معاہدے کے مطابق مسلم لیگ (ن) غنویٰ بھٹو کے خلاف کوئی امیدوار نہیں کھڑا کرے گی۔ مزید بات چیت اور انتخابی مفاہمت کے لئے دونوں جماعتوں نے دو دو رکنی کمیٹی تشکیل دے دی۔ غنویٰ بھٹو نے کہا دونوں جماعتیں ایم 'کیو' ایم سے بھی تعاون کریں گی۔ اور مخصوص مفادات کی جماعتوں کو روکنے کے لئے مل کر کام کریں گی۔ اسی طرح نواز شریف نے کہا کہ لٹیروں کو سیاست سے نکالنے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔

○ معزول وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ انتخابات فوج کی نگرانی میں کرائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر لغاری اور نگران حکومت ہمارے خلاف فریق ہیں اس لئے ان کی نگرانی میں منصفانہ اور غیر جانبدارانہ الیکشن نہیں ہو سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام فیصلے ایوان صدر میں ہو رہے ہیں احتسابی ڈھکوسلے کے ذریعہ انتقامی کارروائیوں کے علاوہ وسیع پیمانے پر گرفتاریوں اور پارٹی رہنماؤں کے قتل کا خطرناک منصوبہ بنایا گیا ہے۔ آصف زرداری کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اور سلو پوائزننگ کی جا رہی ہے۔ انہیں جیل کے اندر ہی ایم۔ کیو۔ ایم کے دہشت گردوں کے ذریعہ قتل کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنے بچوں اور نصرت بھٹو کی جان کا بھی خطرہ ہے مجھے سیاست سے الگ کرنے اور ملک چھوڑنے کے لئے سودے بازی پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ بے نظیر بھٹو نے یہ تمام باتیں اہم شخصیات اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو خطوط کے ذریعہ بتائیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اقتصادی صورت حال مستحکم کرنے لئے کئے جانے والے اقدامات کے مثبت نتائج جلد ظاہر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان میں زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ کرنے اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں میں اپنی ساکھ بہتر بنانے کے لئے سرتوڑ کوششیں کر رہے ہیں۔ صدر نے امید ظاہر کی کہ فیصل اسلامک بینک بحرین بھی پاکستان سے ہر ممکن تعاون کرے گا۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ عدلیہ کی کوشش ہے کہ مارشل لاء نہ آئے۔ مارشل لاء نے عدالتی نظام میں کئی خرابیاں پیدا کیں۔ جس کے اثرات اب تک باقی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے تحت عدلیہ کی آزادی کو تحفظ حاصل ہے انہوں نے مزید کہا کہ بار اور بنچ اپنا اپنا کردار ادا کریں۔

○ نگران وزیر دفاع شاہد حامد نے کہا ہے کہ 3۔ فروری کے انتخابات سے فوج کو دور رکھا جائے گا۔ اور ایوان صدر یا جی۔ ایچ۔ کیو۔ میں کوئی مانیٹرنگ سیل قائم نہیں کیا جائے گا۔ وزیر دفاع نے کہا کہ سابق وزیر قانون کے الزامات توہین آمیز ہیں وہ اپنی پسند کے جج کو سیکرٹری قانون بنانا چاہتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ جسٹس قیوم کے تقرر کا نوٹیفکیشن نہیں ہوا یہ کہنا غلط ہے کہ انہوں نے عہدہ لینے سے انکار کر دیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے ذرائع نے کہا ہے کہ صدر فاروق لغاری نے وعدہ کیا تھا کہ انتخابات فوج اور عدلیہ کی نگرانی میں ہوں گے جس کا مطالبہ میاں نواز شریف نے کیا تھا۔ اور وزیر دفاع نے بھی ایسی ہی یقین دہانی کرائی تھی لیکن اب وزیر دفاع کے بیان کے بعد کہ انتخابات فوج کی نگرانی میں نہیں ہوں گے طرح طرح کے شکوک و شبہات گردش کرنے لگے ہیں۔ اور ایک مسلم لیگی لیڈر نے کہا ہے کہ ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ بعض ذرائع کا کہنا ہے کہ فوج خود ہی اپنی نگرانی میں انتخابات سے گریز کر رہی ہے تاکہ اس کی ساکھ متاثر نہ ہو۔

○ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے ملک کی 62 سیاسی جماعتوں کو انتخابی نشان الاٹ کر دیئے ہیں جبکہ پچاس کی درخواستیں مسترد کر دی گئی ہیں اور انہیں الیکشن کے لئے نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔ 93ء کا الیکشن لڑنے والی جماعتوں کو وہی نشانات الاٹ کر دئے گئے ہیں جو انہیں اس الیکشن میں حاصل تھے۔ پیپلز پارٹی شہید بھٹو کو "مکا" اور تحریک انصاف کو "چراغ" کا نشان مل گیا ہے۔ جماعت اسلامی نے "ترازو" کا نشان مانگا تھا جو فہرست میں شامل ہی نہیں۔ اس لئے جماعت اسلامی اور نورانی گروپ سمیت بعض جماعتوں کو حتمی درخواستیں دینے کی ہدایت کی ہے۔

○ معزول وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو لاڑکانہ سے انتخاب لڑیں گی۔ ان کے مقابلے کے لئے مسلم لیگ (ن) اور ان کی اتحادی جماعتیں کوئی بڑا امیدوار سامنے لانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں اس طرح ان کے بلامقابلہ کامیاب ہونے کا قوی امکان ہے۔

○ الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے لئے ڈاک کے ذریعے بیلٹ پیپر کی درخواستیں 15۔ جنوری تک وصول کی جائیں گی۔ یہ سہولت سرکاری ملازمین مسلح افواج کے ارکان سرکاری عہدوں پر فائز افراد ان کی بیگمات اور بچوں کو فراہم کی جائیں گی۔ جو رجسٹرڈ ووٹر ہیں۔ اور اپنے انتخابی حلقے سے دور کسی جگہ پر تعینات ہیں۔ جیل میں قیدیا زیر حراست افراد بھی ڈاک کے ذریعے ووٹ ڈالنے کے حقدار ہیں۔

○ چیف جسٹس پاکستان مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ شیروانی اسلامی لباس نہیں ہے۔ یہ برصغیر کا لباس ہے۔ جسے مسلمان اور ہندو دونوں ہی پہنتے ہیں۔ وکلا کی طرح ہم بھی اس لباس سے "Depress" افسردہ ہیں لہٰذا قانون میں ترمیم ہونی چاہئے۔ تاکہ اعلیٰ عدلیہ کے جج صاحبان عدالتی امور سرانجام دیتے وقت اپنی مرضی کا لباس پہن سکیں۔

○ جوڈیشل مجسٹریٹ ساؤتھ کراچی نے مرتضیٰ بھٹو کے قتل کے الزام میں گرفتار معزول وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے شوہر سابق وفاقی وزیر سرمایہ کاری آصف علی زرداری کو 26 دسمبر تک ریمانڈ پر سی آئی اے پولیس کی تحویل میں دے دیا ہے عدالت نے ریمانڈ دیتے ہوئے پولیس کو ہدایت کی کہ میڈیکل رپورٹوں کے مطابق ملزم کی جسمانی حالت کو مدنظر رکھا جائے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے الائیڈ بینک کے سربراہ شوکت کاظمی کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے لیکن بیرون ملک جانے پر پابندی عائد کر دی ہے یہ عبوری ضمانت 19 جنوری تک کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ الائیڈ بینک کے ڈائریکٹروں سلیم 'سرفراز' بشیر اور جوہر عثمانی اور ایک شوگر ملز کے ڈائریکٹر انیس احمد کی ضمانتوں میں بھی 19 جنوری تک توسیع کر دی ہے۔

○ وفاقی حکومت نے 3 فروری 1997ء کے انتخاب کے سلسلے میں الیکشن تک تمام سرکاری ملازمین کے تبادلوں اور استحقاقی چھٹیوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے ایک بنچ نے کراچی میں ماورائے قانون ہلاکتوں سے متعلق کراچی کے ایک شہری کی رٹ پر اٹارنی جنرل اور ایڈووکیٹ جنرل سندھ کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں اور انہیں ہدایت کی ہے کہ وہ اس ضمن میں حکومت کا موقف پیش کریں۔

○ سپریم کورٹ کے عدالتی معاون عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا ہے کہ آئین کی آٹھویں ترمیم نے 1973ء کے آئین میں بہت سی تبدیلیاں کی ہیں۔ اس ترمیم کی وجہ سے ایک سو سے زیادہ آرٹیکلز اپنی اصل شکل میں برقرار نہیں رہے۔ لہٰذا عدالت اس ترمیم کا جائزہ لینے کے لئے ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیشن تشکیل دے جو اپنی رپورٹ مرتب کرے اور اس رپورٹ پر عوامی ریفرنڈم کرایا جائے۔

○ افغانستان میں طالبان نے دارالحکومت کابل کے شمال مشرق میں احمد شاہ مسعود کی فوجوں کا ایک حملہ پسپا کر دیا ہے۔ اور 20 فوجیوں کو قیدی بنا لیا ہے۔

اقصیٰ روڈ
پاک گولڈ سمتھ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 212850 - 212750

ڈرمیکسو - ڈرموکیور کریم
خارش، داد، چنبل، اگزیما، داغ دھبے، بوائیاں پھٹنا وغیرہ کیلئے بفضل خدا بہترین ہے۔
رحمت بازار اینڈ
بھٹی ہومیو کلینک دارالیمن ربوہ

مشہور حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ
0431-254634
0431-219065

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں زرعی و سکنی، مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8- بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس کی بے شمار ورائیٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون: دوکان: 434
گھر: 211244